

## 20091 - قسطوں پر گاڑی خریدنا

### سوال

کیا امریکہ میں قسطوں پر گاڑی حاصل کرنا حرام ہے؟ مجھے علم نہیں کہ معاہدہ میں کسی بھی قسم کا سود ہے یا نہیں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

کسی چیز پر حکم اس کی صورت سامنے آنے پر ہی لگایا جاسکتا ہے، اس لیے اس بیع پر جواز یا حرمت کا حکم لگانا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی صورت اور معاہدہ کی شروط اور اس کی صورت سامنے نہ آئے۔

اس وقت قسطوں میں بیع کی دو صورتیں معروف ہیں اور عام پھیلی ہوئی ہیں:

### پہلی صورت :

گاڑی اس سے خریدی جائے جو اس کی ملکیت میں ہو، چاہے وہ مالک کوئی شخص ہو یا پھر کوئی کمپنی، اور اس کی قیمت قسطوں میں ادا کی جائے، اس میں کوئی حرج نہیں چاہے قسطوں میں خریدی گئی چیز کی قیمت نقد قیمت سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( 13973 ) .

### دوسری صورت:

یہ گاڑی کسی شخص یا کسی اور سے خریدی جائے جس کے قبضہ اور ملکیت میں یہ گاڑی نہ ہو، بلکہ وہ گاڑی کے مالک کو آپ کی جانب سے گاڑی کی قیمت ادا کرے، اس شرط پر کہ آپ اسے ادا کردہ مبلغ سے زیادہ رقم قسطوں میں ادا کریں گے، تو یہ حرام ہے اس لیے کہ اس معاہدے کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اس (بنک وغیرہ) نے آپ کو فائدے کے ساتھ سودی قرض مہیا کیا ہے، اور ایسی کوئی چیز نہیں خریدی جو اس کی ضمانت میں داخل ہو اور وہ اس کا قبضہ کر کے اپنی ملکیت میں لے لے تا کہ اس کے لیے وہ چیز آپ کو فروخت کرنا صحیح ہو سکے۔

اس کی مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( 10958 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

اور اس بنا پر اگر فرض کریں بنك حقیقتا گاڑی خرید کر اپنے قبضہ میں کرے اور پھر آپ کو زیادہ قیمت پر قسطوں میں فروخت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور یہ پہلی صورت میں داخل ہوگا۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سعودی عرب سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایک انسان نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ نقدوں میں گاڑی خرید کر اسے قسطوں میں نفع کے ساتھ فروخت کر دے، تو کیا یہ سود شمار ہوگا؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جس کوئی انسان کسی دوسرے شخص سے کوئی معین یا خاص اوصاف کی حامل کی گاڑی خریدنے کا کہے اور وہ اس سے وعدہ کرے کہ آپ سے یہ گاڑی میں خرید لوں گا، لہذا اس شخص نے وہ گاڑی خرید لی اور اپنے قبضہ میں لے لی، تو جس نے اس سے گاڑی خریدنے کا مطالبہ کیا تھا وہ اس سے یہ گاڑی نقد یا قسطوں میں معلوم منافع کے ساتھ خرید سکتا ہے، اور اسے اس چیز کی فروخت جو اس کے ملکیت میں نہ ہو شمار نہیں کریں گے، اس لیے کہ جس سے سامان کا مطالبہ کیا گیا تھا اس نے تو چیز طلب کرنے والے کو وہ چیز خرید کر اپنے قبضہ میں کرنے کے بعد فروخت کی ہے، اس یہ حق نہیں کہ مثلاً یہ گاڑی خریدنے یا پھر خرید کر اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل ہی دوست کو فروخت کر دے، کیونکہ ایسا کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ چیز خرید کر قبضہ میں کرنے اور تاجر اپنے گھروں میں لے جانے سے قبل اسی جگہ فروخت کر دیں۔ انتھی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 13 / 152 )

واللہ اعلم .